رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۱۸ | مورخہ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۲ محرم سنہ ۱۳۴۰ ہجری | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

مونگ ضلع گجرات جو مبلغین گئے تھے۔ واپس آگئے ہیں ٭

ایام زیر رپورٹ میں اگرچہ مطلع ابر آلود رہا۔ لیکن بارش نہیں ہوئی جس کی سخت ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح کے بڑے گھر کے لئے دعا کی جائے

مکرمہ محترمہ والدہ صاحب میاں ناصر احمد پندرہ بیس دن سے سخت علیل ہیں۔ بخار بعض دفعہ ۱۰۴ کے قریب ہو جاتا ہے۔ جماعت خاص طور پر دعائیں کرے کہ خدا تعالیٰ انہیں صحت بخشے۔

دارالامان تشریف لانیوالے احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ یکم ستمبر سے بٹالہ آنیوالی گاڑیوں میں ایک کا اضافہ ہو گیا ہے اور اب حسب ذیل اوقات میں گاڑیاں بٹالہ پہنچا کریں گی۔

(۱) ۷ بجکر ۴۲ منٹ پر (۲) ۲ بجکر ۳۰ منٹ (۳) ۱۱ بجکر ۲۳ منٹ

اور بٹالہ سے حسب ذیل اوقات میں روانہ ہونگی (۱) ۶ بجکر ۱۹ منٹ

آسنور (کشمیر) میں احمدیہ جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تقریریں

۲۶۔۲۷ اگست حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت احمدیان کشمیر کا آسنور میں جلسہ ہوا۔ جسمیں علاقہ کشمیر کے احمدی جمع ہوئے۔ اور دور دور سے احمدی جماعتوں کے قائم مقام آئے تھے۔ کل سامعین ۹۰۰ کے قریب تھے ٭

۲۶ تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو لیکچر ساڑھے چار گھنٹہ تک ہوئے۔ اور دوسرے دن دو گھنٹہ تک لیکچر ہوا۔ جلسہ کی مفصل روئداد آگے درج کیجاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطۂ کشمیر کے لوگوں کی اصلاح کے لئے جن امور کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ وہ ان لوگوں کا قسمیں کھانا۔ نشہ کی عادت اور لباس کی خرابی ہے۔ اور الحمدللہ کہ لوگ یہ اور اسی قسم کی اور بد عادات کو ترک کرنے لگ گئے ہیں ٭

روئداد جلسہ

جلسہ جناب عبدالرحمٰن صاحب ڈار کے سیبوں کے باغ میں ہوا۔ جو کہ ایک پر فضا اور نہایت ہوادار اور پر فضا مقام ہے ان دنوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مطلع صاف رہا۔ بروز جمعہ بتاریخ ۲۶ اگست ۱۹۲۱ء بوقت ۹ بجے صبح پہلا اجلاس زیر صدارت جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب شروع ہوا۔ حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب

نے تلاوت قرآن مجید سے افتتاح کیا۔ پھر جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ پھر مرزا گل محمد صاحب نے صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب نے اپنی تقریر شروع کی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

ایک حدیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انسان کے جسم میں ایک ٹکڑا ہے۔ جس کے سنورنے سے تمام جسم سنور جاتا ہے۔ اور جس کے بگڑ جانے سے تمام جسم بگڑ جاتا ہے۔ اور وہ دل ہے۔ اس لئے انسان کی زیادہ تر توجہ دل کی صفائی اور پاکیزگی کی طرف ہونی چاہیئے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو نبیوں کے مبعوث فرمانے سے انسانوں کی اصلاح مدنظر ہوتی ہے۔ اسلئے انبیاء بھی دل کی طرف ہی توجہ کرتے ہیں۔ اور جو کلام انبیاء کو دیا جاتا ہے۔ اس کا نزول بھی دل پر ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وانہ لتنزیل رب العٰلمین۔ نزل بہ الروح الامین علےٰ قلبک لتکون من المنذرین۔ عام طور پر لوگ کسی نہ کسی مذہب پر عمل کرتے ہوئے بھی اصلاح یافتہ نہیں ہوتے۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ دل کی صفائی کی فکر نہیں کرتے۔ مذہب کے تین حصے ہوتے ہیں۔ اور اصلاح کے لئے تینوں ضروری ہیں۔ یعنی عقائد۔ اعمال اور اخلاق۔ ان میں سے عقائد کی درستی سب سے زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اعمال اور اخلاق کی درستی ہو ہی نہیں سکتی۔ عقائد کے بغیر اعمال۔ رسومات ہیں اور قبول نہیں ہوتے۔ مذہب اسلام کے پانچ عقیدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ ملائکہ پر ایمان اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان۔ رسولوں پر ایمان اور جزاء سزا کے دن پر ایمان۔ پھر ان عقائد کی مختصر تشریح کی۔ حافظ صاحب تقریر کر رہے تھے۔ کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے۔ اس لئے حافظ صاحب نے تقریر بند کر دی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر ۱۰ بجے شروع ہوئی۔ اور ۱۲ بجے ختم ہوئی۔ حاضرین کی تعداد قریباً پانسو تھی۔ اسکے بعد کھانا اور جمعہ کی تیاری میں قریباً اڑھائی بج گئے۔ اور ۲ بجے خطبہ جمعہ شروع ہوا۔ جسمیں حضور نے مختصراً جمعہ کے لفظ کی مناسبت سے جماعت کو اتفاق واتحاد کی تاکید فرمائی۔ نماز جمعہ کے ساتھ عصر جمع ہوئی۔

کارروائی جلسہ سے قبل مزگام جو یہاں سے دو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے۔ وہاں کے ایک معمر نابینا حافظ صاحب دو دن سے یہاں آئے ہوئے تھے۔ وہ اُٹھے اور حضور سے مصافحہ کر کے زور سے کہا کہ تم سچے اور تمہارے مُرید سچے بس میری بیعت ہو گئی۔ بعض دوستوں نے سمجھایا کہ باقاعدہ الفاظ میں بیعت کر لیں۔ مگر وہ اسی بات پر مصر رہے۔ کہ جب میں نے حضور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکے کہدیا کہ تم سچے تو بس میری بیعت ہو گئی۔

قریباً ساڑھے تین بجے شام دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اور مرزا گل محمد صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد ۴ بجے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر شروع ہوئی۔ اور حضور اڑھائی گھنٹہ تک سلسلہ کے اندرونی اختلافات پر تقریر فرماتے رہے۔ جسمیں حضور نے بوضاحت بیان فرما دیا۔ کہ تمام اختلافات ابتداءً ذاتی عداوتوں سے شروع ہوئے ہیں۔ تقریر کے بعد مولوی محمد عبد اللہ صاحب کشمیری وکیل نے مسئلہ نبوت پر کچھ سوالات کرنے کی اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر مولوی صاحب نے تین سوال کئے۔ جن کے حضور نے جواب دئے یہ سلسلہ گفتگو بھی انشاء اللہ تقاریر کے ساتھ ارسال کرونگا۔

دوسرے دن بروز ہفتہ قریباً ۹ بجے اجلاس شروع ہوا۔ مولانا حافظ روشن علی صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ عزیزم میاں ناصر احمد نے قرآن مجید کا ایک رکوع سنایا۔ اور پھر میاں منصور احمد ابن حضرت مرزا شریف احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ایک نظم سنائی۔ اس کے بعد نیک محمد خانصاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک فارسی نظم سنائی۔ غلام رسول صاحب کشمیری اور غلام احمد خلف عبد الرحمٰن صاحب ڈار نے نظمیں سنائیں۔ اور پھر جناب حافظ صاحب نے غیر مبایعین کے متعلق ایک مختصر اور دلچسپ تقریر کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر ۱۰ بجے شروع ہوئی۔ اور دو گھنٹہ تک حضور نے جماعت کو اندرونی اصلاح اور انتظام کی طرف متوجہ کیا۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اس کے بعد چند اصحاب نے بیعت کی۔ اور چار اشخاص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ قریباً دو بجے نماز ظہر و عصر جمع ہوئی۔ اور اکثر مہمان رخصت ہوئے۔ حضور دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ قبل از شام مولوی غلام رسول صاحب ساکن زُورہ متصل شوپیاں نے بیعت خلافت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

اسجگہ احمدیان کشمیر کے جوش و اخلاص کا ذکر بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ اکثر احباب بہت دور دور سے آئے ہوئے تھے اور بعض تو کئی کئی دن کی مسافت طے کر کے آئے تھے پھر علاقہ آسنور کے احمدیوں کی ہمت بھی قابل تعریف ہے جنھوں نے جلسہ کے انتظام اور مہمانوں کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور نیکیوں میں بیش از بیش بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار تقی الدین احمد از آسنور

ایک ایک ہزار کی تحریک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے "ایک ایک ہزار کی تحریک" کے جوابات آنا شروع ہو گئے ہیں۔ یہ تحریک بعض خاص خاص احباب ہی کی خدمت میں بھیجی گئی تھی۔ اسوقت مالی سال کا آخری مہینہ ہونے کے باعث جہاں تمام جماعتیں اور افراد اپنے تمام بقائے ادا کر رہی ہیں اور اپنی مقررہ رقموں کو پورا کرنے کے لئے خاص چندے بھی کر رہے ہیں وہاں ایک خاص تحریک بعض صاحب استطاعت و ذی اثر احباب کی خدمت میں بھی بھیجی گئی ہے۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ حتی الوسع اپنے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۵ ستمبر ۱۹۲۱ء

عیسائیوں سے مذہبی عقائد میں عدم تعاون کی ضرورت

(نمبر ۲)

ایک گذشتہ مضمون میں بتایا گیا تھا کہ مسلمانوں کو کن باتوں میں عیسائیوں سے عدم تعاون کرنا چاہیئے اب اسی کے متعلق کچھ اور بیان کیا جاتا ہے:۔

اسلام نے جہاں ان باتوں کا رد کیا ہے۔ جو انبیاء کرام کی شان مقدس کے خلاف ہیں۔ وہاں انبیاء کی اصل حقیقت کو بھی واضح کر دیا ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اسلام سے ناواقفیت کی وجہ سے بعض اور انبیاء کے متعلق عموماً اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق خصوصاً ایسی باتیں منسوب کر رکھی ہیں۔ جو اسلام کے قطعاً خلاف اور عیسائیوں کے اعتقادات کی تائید کرنیوالی ہیں ؛

مثلاً عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح نے مُردے زندہ کئے۔ اگرچہ انجیل سے وہ اس کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتے۔ اور چند ایک واقعات جو انجیل میں درج ہیں۔ ان سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا اور نہ وہ جرح کے آگے ٹھہر سکتے ہیں۔ لیکن مسلمان بڑے زور سے اس بارے میں ان کے ہمنوا ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم میں ایک جگہ نہیں۔ متعدد مقامات پر بتایا گیا ہے کہ جسمانی طور پر زندہ کرنا اور مارنا صرف خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ (۱) واللہ یحیی ویمیت (۳ - ۱۵۰) اللہ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔

(۲) لا الٰہ الا ھو یحیی ویمیت (۷ - ۱۵۹) سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں۔ اور وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ کے سوا تمام معبودوں کی نفی کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے الٰہ ہونے کا یہ ثبوت دیا گیا ہے کہ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ زندہ کرنے اور مارنے کی صفت اسی سے مخصوص ہے۔ اور اگر کسی اور کی طرف اس صفت کو منسوب کیا جائے تو اسے الٰہ بھی ماننا پڑیگا۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس لئے کسی میں جسمانی مردوں کو زندہ کرنے اور مارنے کی صفت بھی نہیں پائی جا سکتی۔

عیسائی صاحبان چونکہ حضرت مسیح کو اپنا معبود اور منجی سمجھتے ہیں۔ اسلئے وہ اگر یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ تو کوئی عجیب بات نہیں۔ لیکن مسلمانوں کو کیا ہو گیا کہ حضرت مسیح کو دیگر انبیاء کی طرح کا ایک نبی یقین کرتے ہوئے یہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ وہ جسمانی مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ اگر مسلمان ذرا بھی غور کرتے۔ تو انھیں معلوم ہو جاتا کہ عیسائیوں کی تقلید میں ان کا یہ خیال حضرت مسیح کو انبیاء کے زمرہ سے نکالکر الٰہ کے درجہ پر بٹھانا اور شجر اسلام پر اپنے ہاتھ سے تبر چلانا ہے۔ لیکن انہوں نے اسلام کی کوئی پروا نہ کی۔ اور قرآن کریم کو پس پشت ڈالکر اس گمراہ کن عقیدہ میں عیسائیوں کے ساتھ تعاون شروع کر دیا ؛

(۳) خدا تعالیٰ قرآن کریم میں انسان کی جسمانی پیدائش کے متعلق بالتفصیل بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے انہ یحیی الموتی وانہ علیٰ کل شیءٍ قدیر (۲۲ - ۹) صرف خدا ہی مُردے زندہ کرتا ہے۔ اور صرف وہی ہر ایک بات پر قادر ہے ؛

یہاں جسمانی پیدائش کے بعد جسمانی مردوں کے ہی زندہ کرنے کا ذکر ہے۔ اور اس کو خدا تعالیٰ اپنی طرف منسوب کر کے اس کی دلیل یہ دیتا ہے کہ اللہ ہی ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ مردے زندہ کرنے کی صفت اسی ذات میں پائی جا سکتی ہے جو ہر ایک چیز پر قدرت رکھتی ہو۔ لیکن حضرت مسیح کو تو یہ بات حاصل نہ تھی۔ انجیل ان کی حالت کا جو نقشہ کھینچتی ہے۔ وہ تو نہایت افسوسناک ہے۔ انہوں نے اپنے دشمنوں سے تنگ آکر اپنے متعلق یہاں تک کہدیا کہ ” لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں۔ اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے۔ مگر ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں “ لوقا ۹/۵۸

اور قرآن کریم انہیں بشر اور رسول ہی قرار دیتا ہے۔ اس لئے انھیں وہ تمام احتیاجیں لاحق تھیں جو بتقاضائے بشریت ہر ایک انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ اس صورت میں ان کی طرف ایک ایسی صفت (مُردے زندہ کرنا) منسوب کرنا جو علیٰ کل شیءٍ قدیر کی شان کے شایاں ہے۔ عقل و فکر سے بہت دور ہے۔ لیکن مسلمان ہیں۔ کہ عیسائیوں کے اس عقیدہ میں تعاون کرتے ہوئے فہم و فراست سے کام لینا ضروری نہیں سمجھتے۔ اور پھر ظلم یہ کہ قرآن کریم کی طرف اُسے منسوب کرتے ہیں ؛

یہ لوگ اپنی تائید میں قرآن کریم سے جو ثبوت پیش کرتے ہیں۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ الفاظ ہیں کہ احی الموتی باذن اللہ (۳ - ۴۳) اگرچہ اس میں مردہ کو زندہ کرنے کا ذکر ہے۔ لیکن جب واضح طور پر ثابت ہو گیا۔ کہ جسمانی مردے زندہ کرنے کی قدرت سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی میں نہیں ہے۔ تو اس سے یہ مراد نہیں لی جا سکتی۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جسمانی مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ پھر جبکہ قرآن کریم میں مُردہ کا لفظ نبی کے منکروں اور مکفروں کے متعلق استعمال کیا گیا ہے اور نبی کو قبول کرنے اور اسکے احکام کو ماننے والوں کو زندہ قرار دیا گیا ہے تو بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ماننے والوں کو جو پہلے مُردہ ہوتے۔ روحانی طور پر زندہ کرتے اور روحانی زندگی عطا کرتے ؛

اس بات کا ثبوت کہ نبی کے منکروں کو قرآن کریم

میں مُردہ قرار دیا گیا ہے۔ حسب ذیل آیت ہے۔ خدا تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے۔ انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین (۲۷-۸۲) کہ تو مُردوں اور بہروں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتا جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر مڑ جائیں ۔

اس آیت میں موتی سے مُراد وہ مُردے نہیں لئے جا سکتے۔ جو قبروں میں دفن ہوں۔ بلکہ نبی کے منکر اور مکفر مراد ہیں۔ جو کہ جان بوجھ کر بات نہ سنتے تھے۔ کیونکہ آگے بتایا ہے۔ کہ وہ پیٹھ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ اور یہ فعل جسمانی مردوں کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ پس اس آیت میں موتی انہی لوگوں کو کہا گیا ہے۔ جو روحانی طور پر مردہ تھے۔ اور چونکہ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ قرآن کریم میں موتی کا لفظ جسمانی مُردوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ روحانی مردوں یعنی نبی کے منکروں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ اسلئے جہاں کسی نبی کے متعلق یہ آئے کہ وہ مُردے زندہ کرتا تھا۔ اس سے یہی سمجھنا چاہیئے کہ روحانی مُردوں کو روحانی طور پر زندہ کرتا تھا نہ کہ قبریں اکھیڑتا تھا ۔

دوسری بات کہ نبی کو قبول کرنا اور اس کے احکام کو بجا لانا زندہ ہونا ہے۔ حسب ذیل آیت سے ثابت ہے۔ خدا تعالیٰ نبی کریم کے متعلق فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (۸-۲۴) اے ماننے والو! اللہ کے احکام کو قبول کرو۔ اور رسول کے جب وہ تمہیں بلائے۔ تاکہ وہ تمہیں زندہ کرے ۔

اس سے ظاہر ہے کہ قرآن نے اللہ اور رسول کو ماننے اور ان کے احکام پر عمل کرنے کو زندہ ہونا قرار دیا ہے

ان دونوں آیات کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو یہ آیا ہے کہ احی الموتیٰ۔ اس کا مطلب بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ایک نبی تھے۔ اور دوسرے انبیاء کی طرح وہ بھی روحانی مُردے زندہ کرتے تھے۔ نہ کہ جسمانی مُردے۔ لیکن مسلمان عیسائیوں کی تائید اور حمایت میں یہی کہتے ہیں۔ کہ وہ جسمانی مُردے زندہ کرتے تھے۔ اور اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ایسی بات منسوب کرتے ہیں۔ جو کسی نبی میں حتےٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں بھی نہیں پائی جاتی۔ جو تمام انبیاء کے سردار ہیں ۔

قرآن کریم کو چھوڑ کر۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مقدس کی کوئی پروا نہ کر کے۔ خدا تعالےٰ کی ایک خاص صفت کو حضرت مسیح کی طرف منسوب کر کے مُسلمان عیسائیوں کے ساتھ جو تعاون کر رہے ہیں اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ وہ ہر جگہ عیسائیوں کے مقابلہ میں ذلیل ہو رہے ہیں۔ جب مسلمانوں نے اپنا دین و ایمان عیسائیوں کے حوالہ کر دیا۔ تو دنیا خدا تعالیٰ نے ان سے چھین کر دیدی کہ مسلمانوں کو دُنیا دین کے ہی صدقے ملی تھی جب دین جیسی پیاری چیز کی انہوں نے قدر نہ کی اور اسے دوسروں کے حوالہ کر دیا۔ تو پھر دُنیا سے اُن کا کیا تعلق ؟

کاش مسلمان اب بھی عبرت پکڑیں اور اپنے اعتقادات کو درست کر لیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے اور جو انعامات ان سے چھینے جا چکے ہیں یا چھینے جا رہے ہیں۔ وہ انہیں پھر مل جائیں۔ ورنہ اگر مسلمان یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دنیاوی امور میں عیسائیوں سے عدم تعاون کر کے اور مذہبی امور میں تعاون کرتے ہوئے وہ کامیابی کا منہ دیکھ سکیں گے۔ تو یہ ناممکن ہے ۔

کشمیر میں نئے احمدی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے کشمیر تشریف لیجانے پر

جہاں احمدیوں کو روحانی فیوض حاصل کرنے کا عظیم الشان موقع نصیب ہوا۔ وہاں بہت سی سعید روحوں کو قبول حق کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے۔ جیسا کہ اس فہرست مبائعین سے ظاہر ہے۔ جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج کی گئی ہے۔

پیغام نے ۱۶ ایسے نام لکھ کر جن کا احمدیت سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور جو کبھی نہ کبھی غیر مبائعین کے زیر اثر تھے انہیں "عقائد محمودیہ سے بیزاری کے سولہ اعلان" قرار دیا تھا۔

اور اس سے یہ بتانا مقصود تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے کشمیر تشریف لیجانے پر غیر احمدیوں کا داخل سلسلہ ہونا تو الگ رہا۔ احمدی بھی فسخ بیعت کر رہے ہیں ۔

اس دھوکہ دہی کی تردید ہم پہلے کر چکے ہیں اور دکھا چکے ہیں۔ کہ جن کے نام فسخ بیعت کرنے والوں کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ ان کا اپنا اقرار ہے کہ وہ پہلے احمدی نہ تھے۔

اب ہم ان اصحاب کی فہرست پیش کر کے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ غیر احمدیوں میں سے بہت سے صداقت پسند اصحاب داخل سلسلہ ہو چکے ہیں ۔

اس زمانہ کے علماء کی حالت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے علماء کے متعلق جو یہ خبر دی تھی کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ ان کے علماء زیر آسمان تمام مخلوق سے زیادہ بُرے ہونگے اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہے۔ اور اس صفائی کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ کہ مسلمان علی الاعلان اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس کا ثبوت روزمرہ کے واقعات سے ملتا رہتا ہے اور اخبار مشرق اپنی اشاعت ۲۵ر اگست میں لکھتا ہے۔

" اس دور میں سب سے زیادہ علماء اسلام کی حالت خراب ہے۔ ایک گروہ اس انتہا پر ہے۔ کہ وہ فتویٰ فروشی اور دنیا طلبی کو اختیار کئے ہے۔ اور دوسرا گروہ اس انتہا پر ہے کہ وہ حریت اور سوراج کے لئے خدا کے دین کو مصالح وقتی پر قربان کر رہا ہے "

مشرق کی یہ رائے علاوہ گھر کا بھیدی ہونے کے واقعات کی روشنی میں ہے۔ ایسے "علماء" کا جن کی یہ حالت ہو۔ حضرت مسیح موعود کو قبول نہ کرنا اور عوام کو قبول کرنے سے روکنے کی کوشش کرنا کوئی عجیب بات نہیں۔ البتہ ان لوگوں پر تعجب ہے۔ جو ان "علماء" کی باتوں کو کچھ وقعت دیتے اور دینی امور میں ان کی راہ نمائی قبول کرتے ہیں ۔

خطبات جمعہ*

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(نوشتہ سید محمود اللہ شاہ صاحب)

(۱)

اپنی پیدائش کی غرض کو مدنظر رکھو

(۸ جولائی ۱۹۲۱ء بمقام سرینگر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

انسان کی پیدائش کی غرض اور اسکو دنیا میں بھیجنے کا مدعا ایسا اہم اور ضروری ہے کہ تمام انسانی کوششیں اس کے گرد چکر لگا رہی ہیں۔ انسان کے خیالات کا اثر اسکے اعمال پر بہت پڑتا ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو سمجھ سکیں کہ خیالات اور اعمال متحد ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عقائد پر ترا زور دیا گیا ہے۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ باوجود نیک اعمال کے عقائد پر کیوں اتنا زور دیا جاتا ہے۔ انسان کی فطرت اور بناوٹ پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ عقلمند اور پاگل میں فرق دراصل خیالات کا ہی ہوتا ہے۔ شدید پاگلوں کو چھوڑ کر معمولی پاگلوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ اسیطرح کھاتے پیتے ہیں اور رشتہ داروں سے میل ملاپ کرتے ہیں۔ جسطرح دوسرے لوگ۔ مگر خیالات میں بڑا فرق ہوگا۔ تو خیالات کے اختلاف۔ سے ہی تمام قسم کے فرق پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ پہلے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اعمال انکے مطابق ہوتے ہیں۔ خیالات ہی کی بناپر دنیا میں ترقی ہو رہی ہے۔ اور یورپ کی ترقی بھی خیالات کی بنا پر ہی ہے۔

ایک بچہ تمام دن کھیلتا اور بازاروں میں گشت لگاتا پھرتا ہے۔ اور ایک تاجر بھی گشت لگاتا ہے۔ مگر تاجر بہت کچھ کما لیتا ہے۔ اور بچہ یونہی پھرتا ہے۔ خیالات کی اہمیت کو لغو خیال کرنا جہالت ہے۔ دینی طور پر بھی دیکھ لو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی خیال ہی تھا۔ کہ خدا ایک ہے۔ اسی خیال کو آپنے تمام دنیا میں قائم کیا ہے۔ آپ کے زمانہ میں تمام اقوام نصار ے یہود۔ زرتشتی وغیرہ مشرک تھے۔ وہ لوگ دریاؤں پہاڑوں کو اپنا حاکم سمجھتے تھے۔ محکوم نہیں خیال کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال قائم کیا کہ خدا تعالی ایک ہے اور تمام (Nature) نیچر کی اشیاء انسان کے ماتحت اور اس کے لئے مسخر کی گئی ہیں۔ اسی خیال کا اثر ہے کہ تمام اقوام اب اپنے آپکو شرک سے بعید سمجھنے لگ گئی ہیں۔ یورپ کی ترقی صلیبی جنگوں کے بعد ہی ہوئی ہے کیونکہ اس وقت کے بعد مسلمانوں کیساتھ ملنے جلنے سے انکو معلوم ہوا کہ شرک ایک لغو خیال ہے۔ اور پھر اس سے انکا دل متنفر ہو گیا اور وہ ترقی کرنے لگ گئے اصل راز اور وجہ انکی ترقی کی یہی تھی۔ خیالات کی درستگی انسانی ترقی کے لئے ازبس ضروری ہے۔ جب تک انسان کے خیالات پاک نہ ہوں۔ ترقی نہیں ہو سکتی۔

سورۃ فاتحہ اور دیگر مقامات قرآن مجید سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ انسان کی پیدائش کی غرض صرف ایک ہی ہے کہ بندہ خدا تعالی کا فرمانبردار اور مطیع ہو جاوے۔ جو شخص ایک مقصد اور مدعا کے ماتحت کام کرتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو یہ نہیں سمجھتا کہ خدا تعالی نے اسکو کیوں پیدا کیا ہے۔ وہ ہر ایک لالچ میں پھنسکر اسکے پیچھے پڑ جاویگا۔ دوسروں کو اچھا کھاتے اور اچھا لباس پہنتے دیکھکر وہ انہی کے پیچھے لگ جاویگا۔ اور اسکی مثال اس ہر دلعزیز آدمی کیطرح ہوگی۔ جو ہر ایک کی مدد کرنے کو تیار ہو جاتا تھا۔ ہر ایک مفید کام کی ضرور غرض وغایت بھی ہوتی ہے۔ انسان تب ہی کسی غرض کو پورا کر سکتا ہے جب وہ سمجھ لے کہ وہ اسی غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے خدا تعالی نے انسان کی پیدائش کی یہ غرض بتائی ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ لوگوں کے اعمال کی خرابی کی جڑ یہی ہے کہ وہ نہیں جانتے کہ کیوں انکو خدا نے پیدا کیا ہے۔ خدا تعالی کی عبادت کرنے سے انسان اس جگہ پہنچ جاتا ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی جلوہ گاہ ہے۔ دوست اور بھائی تو الگ بھی ہو سکتے ہیں مگر غلام ہمیشہ اپنے آقا کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ ان میں فرق نہیں ہوتا۔ خدا تعالی کا مقام وہ مقام ہے۔ جہاں ہلاکت کا کوئی خدشہ نہیں اور یہ بندہ کو وفات کے بعد ملتا ہے۔ اسی کا نام جنت ہے۔ اس جگہ انسان کا علم کامل اور معرفت درست ہو جاتی ہے۔ جنت خدا کا گھر ہے۔ بندہ رہتا تو بندہ ہی ہے۔ مگر وہ الوہیت کی چادر میں لپٹا جاتا ہے۔ انسان کو دنیا میں اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے۔ کہ وہ روکوں کو دور کر کے خدا کا قرب حاصل کرے کیونکہ کوئی انعام کا مستحق تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ مشکلات اور محنت کے بعد کسی چیز کو حاصل کرتا ہے۔ چونکہ خدا تعالے کا قرب اور معرفت سب سے بڑا انعام ہے اس لئے یہ بڑی رکاوٹوں اور مصائب کے بعد ہی مل سکتا ہے۔ انسان کے ساتھ شہوات اور دیگر رکاوٹیں ہمیشہ لگی رہتی ہیں۔

یوں تو میری مخاطب ساری جماعت ہے۔ مگر خاص طور پر یہاں کی جماعت کو مخاطب کرتا ہوں۔ یہ علاقہ اپنے اندر خاص خصوصیت رکھتا ہے۔ تمام دنیا کے لوگ یہاں سیر کے لئے آتے ہیں۔ بوجہ ان نعمتوں کے جو یہاں پیدا کی گئی ہیں۔ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں۔ کہ نعمتوں کے ملنے پر وہ خدا تعالی کی طرف جھکتی ہیں اور بعض سزا سے جھکتی ہیں۔ پہلے گروہ کے لئے یہاں بہت آسانی ہے۔ جو دوست یہاں رہتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کے مقاصد پر غور و فکر کر کے دیکھیں اور اپنے اعمال کی درستی کریں۔ بعض دفعہ تکلیف اور بعض دفعہ راحت بطور سزا آتی ہے۔ ہمارے دوستوں کو خاص طور پر سمجھنا چاہیئے کہ پیدائش کی غرض وغایت قرب الہی ہے۔ وہ کھاتے پیتے اور پہنتے وقت دیکھ لیں کہ آیا یہ اس غرض کے خلاف تو نہیں۔ یہاں لوگ شرک بکثرت کرتے ہیں۔ انہیں بندوں کا خوف بہت ہے اور خدا کا خوف نہیں یہ شرک کی سزا ہے۔ اسکا علاج صرف یہی ہے۔ کہ وہ خدا کے بندے ہو جائیں۔ جو خدا کا ہو جاتا ہے اسکی ترقی اور اسکی راحت و آرام کا سامان خود خدا تعالی مہیا کرتا ہے۔

* نوٹ:- یہ خطبات حال میں اکٹھے موصول ہوئے ہیں۔ چونکہ ان کی اشاعت میں پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔ اسلئے اس خیال سے کہ مزید تاخیر نہ ہو۔ ایک پرچہ میں ہی شائع کئے جاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

دنیاوی اور دینی ترقی بھی اسی میں ہے کہ انسان خدا کا بندہ ہو جاوے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بہت مصائب آئے مگر ان سے آپ پر کبھی خوف طاری نہیں ہوا۔ آپ کو جنگِ احد کے وقت کفار نے پکارا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کہاں ہے۔ آپ نے صحابہ کو جواب دینے سے منع فرمایا۔ پھر کفار نے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کو پکارا۔ اور آپ نے خاموشی کا ہی حکم دیا۔ مگر جب کفار نے پکارا اُعْلُ ھُبَل۔ اُعْلُ ھُبَل۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت جوش میں آئی اور آپ نے فرمایا کہ کیوں نہیں جواب دیتے اللہ اعلیٰ واجل۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریمؐ نے کبھی اپنی ذاتی اور اپنی جماعت کی عزت کو مدنظر نہیں رکھا۔ بلکہ آپ کے مدنظر ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے نام کی عزت رہی ہے۔ مومن مشکلات اور مصائب کے وقت زیادہ بہادر اور دلیر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو خدا کا ہو جاتا ہے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔ اگر اسپر مصیبتیں اور تکلیفیں دوسروں سے زیادہ آئیں تو بھی وہ سلامت رہتا ہے۔ اور آگے سے بھی بڑھکر اپنے فرض کو ادا کرتا ہے۔ ہر ایک کام کرتے وقت اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ یہ کام اس مقصد کے خلاف اور اس سے دور لے جانے والا تو نہیں جس کے لیئے ہم پیدا کیئے گئے ہیں۔ یہی خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی معرفت حاصل کرنے کا راز اور گر ہے۔

---

(۲) صفائی نیت سے السّلام علیکم کہو

(۵ ار جولائی ۱۹۲۱ء بمقام سرینگر)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے پچھلے جمعہ بیان کیا تھا۔ کہ نیتوں کا اعمال پر بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس بات کے واضح کرنے کے لیئے میں ایک ایسی مثال بیان کرتا ہوں جو ہر ایک مسلمان کیساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور اس ملک میں خصوصاً بہت رائج ہے۔ نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ افشاء سلام آپس کی محبت اور تعلق کو بڑھاتا ہے۔ اسکی اہمیت پر آپ نے بہت زور دیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہؓ کے دلوں میں اس مسئلہ کی خاص عظمت گڑ گئی تھی۔ بعض بازار میں صرف اس غرض سے جاتے تھے۔ کہ ایک دوسرے کو السلام علیکم کہیں۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے دوسرے کو کہا چلو بازار چلیں۔ اس نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا لوگوں کو ہم سلام کرینگے اور وہ ہمکو۔ وہ لوگ اس کی غرض اور حقیقت کو خوب سمجھتے تھے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قول کہ سلام آپس کی محبت اور پیار بڑھاتا ہے۔ اور فتنوں کو دور کرتا ہے۔ یونہی نہیں تھا السلام علیکم وہ سلامتی ہے جس کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اور جو ملائکہ چاروں طرف سے جنتیوں کو دینگے۔ اس سے اسی سلامتی کیطرف اشارہ ہے۔ مومن جب فوت ہوتا ہے۔ تو اسپر سلامتی کے دروازے چاروں طرف سے کھل جاتے ہیں۔ یوں تو بیماری سے بچنا بھی سلامتی ہے مگر کامل سلامتی موت کے بعد ہی ہوتی ہے۔ دنیا میں کامل سلامتی کبھی نہیں مل سکتی۔ یہاں جتنی راحتیں اور آرام ہوتے ہیں وہ تمام دکھ کے ساتھ ملوث ہیں مگر مرنے کے بعد جو سلامتی مومن کو حاصل ہوتی ہے وہ کامل ہے۔ جنت میں مومن کو اسکی خواہشات سے بڑھ چڑھ کر ملتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو کہ سب سے نچلے درجے کے مومن کو خدا تعالیٰ فرمائیگا۔ کہ مانگ جو مانگتا ہے۔ تو وہ مانگیگا۔ پھر حکم ہوگا کہ اور مانگ۔ آخرکار وہ مانگنے سے قاصر ہو جائیگا۔ یعنی اسے معلوم نہ ہوگا۔ کہ کیا مانگے۔ پھر خدا تعالیٰ خود اسکو بہت سی نعمتیں عطا فرمادیگا۔

السلام علیکم کے معنے ہیں کہ خدا تعالےٰ تجھے موت کے بعد اپنی تمام نعمتیں اور ہر قسم کی راحتیں عطا فرما دے۔ اکثر لوگ السّلام علیکم کہتے ہیں مگر اسکے معنے نہیں سمجھتے۔ بعض لوگ ظاہر میں تو السلام علیکم کہتے ہیں مگر دل میں ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اسکا بیڑا غرق کرے۔ یہاں کشمیر کے لوگوں میں سلام کا بہت رواج ہے۔ یہانتک کہ عورتیں بھی بکثرت السلام علیکم کہتی ہیں۔ اسکی اشاعت یہاں دیگر ممالک سے کہیں بڑھکر ہے۔ مگر کیا سلامتی اور آپس میں محبت و پیار بھی زیادہ ہے۔ نہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو اصدق الناس تھے۔ آپؐ کی بتائی ہوئی بات بھلا کسطرح غلط ہو سکتی ہے۔ آپؐ کا مرتبہ تو وہ ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اگر تم خدا کے عاشق بننا چاہتے ہو تو اس کی پیروی کرو۔ پھر تم خدا کے نہ صرف عاشق بلکہ معشوق بھی ہو جاؤ گے۔ سو جو کچھ بھی آپؐ نے فرمایا ہے سچ ہے پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ گو یہاں سلام کی اشاعت بہت ہے مگر تفرقہ بھی بہت ہے۔ اس بات کا جواب بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ کہ انما الاعمال بالنیات ہر ایک کام کا معیار انسان کے ذہن میں ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اچھے کھانیکا ذکر ہے اس سے ہر ایک اپنے ملک کے معیار کے مطابق ایک اندازہ مقرر کر لیتا ہے۔ اچھا اور اعلیٰ ایک اندازہ پیدا کر دیتا ہے۔ اعمال کا کمال وہ ہوتا ہے کہ ان سے وہ نتائج پیدا ہوں جو ان سے غرض تھی۔ جو شخص اس نیت سے گھر سے چلا تھا کہ میں نماز پڑھوں اور دوسرا جو لوگوں کو دیکھکر کھڑا ہو جاوے اور نماز شروع کر دے ان دونوں کے اعمال میں بڑا فرق ہے۔ یہی بات عام کاموں میں بھی ہے۔ یہ بات طب نے بھی ثابت کر دی ہے۔ مثلاً کہتے ہیں کہ موٹا کرنے کیلیئے ہر اک عضو پر پانی پڑتے وقت آدمی خیال کرے کہ جوں جوں پانی پڑتا ہے۔ اسکو صحت ہوتی جاتی ہے۔ تو اسطرح اسکو واقعی فائدہ بھی ہو جاتا ہے سو نیتوں اور خیالات کا اثر انسان کے اعمال پر بہت پڑتا ہے ایک عام مثال بیان کرتا ہوں۔ قرآن کریم کی ہر سورۃ کے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے صرف سورۃ برات کے پہلے نہیں مگر وہ بھی سورہ انفال کا ہی حصہ ہے بسم اللہ میں خدا کے حضور دعا کی جاتی ہے کہ اس کام کو تیرے نام اور مدد سے شروع کرتا ہوں۔ اسیطرح یہ حکم کہ فاذا قرأت القرآن فاستعذ۔ الخ کیوں دیا گیا ہے۔ نیکی کا کام کرتے وقت اعوذ کے کیا معنی۔ یہ اس لیئے ہے کہ انسان کی نیت کا اثر اچھا پڑے۔ جو لوگ اعوذ۔ بسم اللہ

کے ساتھ قرآن مجید نہیں پڑھتے۔ جیسے پنڈت دیانند صاحب نے پڑھا تھا یا پادری وغیرہ پڑھتے ہیں۔ وہ اس کے برکات سے محروم رہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں ابوجہل بھی جاتا تھا اور حضرت ابوبکر بھی۔ مگر دونوں نے جو فائدہ اٹھایا وہ عیاں ہے۔ ایک آدمی کا ایمان ہر آیت پر بڑھتا ہے۔ اور دوسرے کا ہر ایک آیت پر بگڑتا ہے۔ اور اسکو اعتراض سوجھتے ہیں۔ ایک ہی پانی سے حنظل کڑوا ہو جاتا ہے اور بعض پھل شیریں۔ اعوذ سے انسان شیطان سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آجاتا ہے۔ اور بسم اللہ میں خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہے۔ سو ہمیشہ نیتوں کو پاک وصاف کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ نیک نتائج پیدا ہوں ٭

---

(۳)

الفاظ درود کی ترتیب میں حکمت

(۲۲۔ جولائی ۱۹۲۱ء گاندھرل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

عرفان کا لفظ جو ہمیشہ مذاہب میں بولا جاتا ہے اس کے معنے پہچاننے کے ہیں۔ عرف پہچاننے کو کہتے ہیں۔ عرفان تبھی حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ پہلے علم ہو۔ کیونکہ پہچاننا تب ہی ہو سکتا ہے۔ جبکہ کسی چیز کو پہلے دیکھا ہو۔ اور پھر دیکھتے ہی یاد آجائے کہ ہاں اسکو پہلے بھی دیکھا ہے۔ اسلئے عرفان ہمیشہ علم کے بعد ہوتا ہے اس نکتہ کو نہ سمجھنے سے اکثر لوگ عرفان سے محروم رہے ہیں۔ نماز اور روزہ کی حقیقت بھی علم ہی کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ شریعت کے سب احکام دراصل آئندہ روحانی ترقیات کے ظل ہیں۔ جو مومنوں کو ملتی ہیں۔ نماز میں مختلف حرکات۔ روزہ رکھنا۔ زکوٰۃ دینا یہ سب باطنی مقامات کے نشان ہیں۔ جب انسان ظاہری فرمانبرداریوں کو پورا کر لیتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کو بھی پہچان لیتا ہے۔ اس گُر سے عام طور پر مسلمان ناواقف ہیں۔ انکو ان احکام شرعیہ کی ماہیت اور حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ اسلئے انکو عرفان بھی نصیب نہیں ہوتا۔ وہ ادھر ادھر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ اگر سچے طور پر عبادت کی جائے تو پھر عرفان ضرور حاصل ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم کے ہر ایک لفظ میں اتنی حکمتیں ہیں کہ ہر ایک آدمی ان تک نہیں پہنچ سکتا۔ آج ایک موٹی سی بات بیان کرتا ہوں۔ اس کا دوسرا حصہ پھر انشاء اللہ کبھی موقع ہوا تو بیان کروں گا۔ درود شریف سب مسلمان پڑھتے ہیں۔ مگر اس کا اصل مفہوم اکثر نہیں سمجھتے۔ ان کو معلوم نہیں۔ کہ ان کے درود پڑھنے سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ اور ان کے اپنے ایمان کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ایک بچہ روپے پیسے، جواہر کی قدر نہیں کریگا۔ مگر روٹی کے ٹکڑے کو منہ میں ڈال لیگا۔ اسوقت میں درود کے ظاہری الفاظ کو لیکر ان کی خوبی سناتا ہوں۔ درود میں صلّ پہلے رکھا ہے اور بارک بعد میں۔ مسلمانوں کو شاذ ہی خیال آیا ہو گا کہ صلّ پہلے کیوں ہے اور بارک بعد میں کیوں ہے۔ اور اس ترتیب میں خوبی کیا ہے جو شخص غور کریگا۔ اور علم سے اسپر نگاہ ڈالیگا۔ اسپر اس کی حقیقت ظاہر ہو جاوے گی۔ عربی میں صلوٰۃ کے معنے دعا ہیں۔ اللّٰھُمَّ صلّ کے معنی ہوئے اے اللہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دعا کر۔ اب دُعا دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک شخص دعا کرتا ہے۔ جس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔ وہ دوسرے سے التجا کرتا ہے۔ جیسے ماں باپ یا دوست سے مدد طلب کرنا اور دوسرے اس شخص کی دعا ہوتی ہے جس کا اپنا اختیار ہوتا ہے۔ اس کے معنے ہیں کہ وہ خود عطا کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ بادشاہ ہے۔ کبھی مانتا ہے کبھی نہیں۔ خدا تعالےٰ کی دعا کے معنی ہیں کہ وہ ہوا۔ پانی۔ زمین۔ پہاڑ۔ غرضکہ سب مخلوق کو کہتا ہے۔ کہ میرے بندے کی تائید کرو پس اللّٰھم صلّ کے یہ معنے ہوئے کہ اے اللہ تو ہر ایک نیکی اور بھلائی اپنے رسُول کے لئے چاہ۔ ایک ہی دفعہ کا پڑھا ہوا درود اگر قبول ہو جائے۔ تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ ورنہ انسان جو دعا خود تجویز کریگا۔ اس کی مثال ایسی ہوگی کہ کسی فقیر نے ایک ڈپٹی سے سوال کیا۔ اس نے اسکو روپیہ یا آٹھ آنے دیئے۔ فقیر نے دعا دی کہ خدا تم کو تھانیدار کرے۔ دراصل تو یہ بددعا تھی۔ مگر اس نے اپنی عقل سے یہی سمجھا۔

بندہ اپنی عقل سے جو چاہیگا۔ وہ ضرور ناقص ہو گا۔ اسلئے بندہ خدا تعالیٰ سے کہتا ہے کہ تو چاہ کیونکہ تیرا علم کامل ہے ٭

بارک۔ برکہ سے نکلا ہے۔ اس کے معنے اکٹھا ہونا۔ جمع ہونا ہیں۔ اسی لئے برکہ تالاب کو کہتے ہیں۔ جہاں پانی جمع ہوتا ہے۔ اللّٰھم بارک کے معنے ہوئے اے اللہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی رحمتیں، فضل اور انعامات جو تو نے اتنے کئے ہیں۔ انکو اتنا بڑھا کہ ساری جہاں کی رحمتیں اور برکتیں ان پر اکٹھی ہو جاویں۔ صلّ بطور بیج کے ہے۔ اور بارک اس سے بڑھکر ترقی ہے یہ ترتیب نہایت ہی اعلیٰ اور اتم ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی ترتیب بھی احسن واکمل ہے۔ ایسی باتوں پر غور کرنے سے انسان کو عرفان ملتا ہے۔ جب انسان غور کرتا ہے تو اس کا ایمان ترقی کرتا ہے دوسرے لوگوں کی مثال اندھوں کی طرح ہوتی ہے وہ پڑھتے ہیں۔ اور سمجھتے نہیں ٭

کشمیر میں بیعت کرنے والوں کی فہرست

نمبر	نام	موضع	علاقہ
۱	محمد سلطان نمبردار صاحب	موضع ہموسال	کشمیر
۲	اہل وعیال ایضاً	"	"
۳	غلام رسول صاحب	"	"
۴	عبد السبحان صاحب	"	"
۵	والدہ محمد سلطان صاحب	"	"
۶	عبد اللہ ولد غلام رسول صاحب	"	"
۷	جنت بی بی صاحبہ	"	"
۸	عبد اللہ ولد عبد السلام صاحب	"	"
۹	عبد الخالق صاحب	"	"
۱۰	غلام رسول لون صاحب ولد عمر لون صاحب	"	"
۱۱	مسمات خزی صاحبہ	"	"
۱۲	مسمات عزیزی صاحبہ	"	"
۱۳	مولوی محمد عارف صاحب	"	"
۱۴	مسماۃ رحمت اہلیہ محمد عارف صاحب	"	"
۱۵	عبد الغفار صاحب	"	"
۱۶	اہلیہ عبد الغفار صاحب	"	"
۱۷	مسماۃ خاتون صاحبہ	"	"
۱۸	عبد الخالق صاحب	"	"
۱۹	اہلیہ عبد الخالق صاحب	"	"
۲۰	عبد الغفار ولد عبد الرحمن صاحب معہ اہل وعیال	"	"
۲۱	سناگ نائی صاحب	"	"
۲۲	اہلیہ صاحبہ سناگ نائی صاحب	"	"
۲۳	عبد الستار صاحب	"	"
۲۴	اہلیہ صاحبہ عبد الستار صاحب	"	"
۲۵	عبد الرحیم صاحب	"	"
۲۶	اہلیہ صاحبہ عبد الرحیم صاحب	"	"
۲۷	عبد السبحان صاحب	"	"
۲۸	دختر عبد السبحان صاحب	"	"
۲۹	محمد سلطان صاحب	"	"
۳۰	غلام احمد صاحب	"	"
۳۱	اہلیہ صاحبہ غلام احمد صاحب	موضع ہموسال	کشمیر
۳۲	عبد الرحمن صاحب	"	"
۳۳	اہلیہ امیر الحکم صاحب	"	"
۳۴	عبد الرحمن صاحب ولد امیر الحکم	"	"
۳۵	عبد الاحد صاحب	"	"
۳۶	اہلیہ صاحب عبد الاحد صاحب	"	"
۳۷	غلام احمد صاحب ولد عبد الاحد	"	"
۳۸	مسماۃ خانم صاحبہ	"	"
۳۹	غلام احمد ولد عبد السلام صاحب	"	"
۴۰	مسماۃ فضلی صاحبہ	"	"
۴۱	مسماۃ مال ددی صاحبہ	"	"
۴۲	مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ	"	"
۴۳	منور ولد احمد صاحب	"	"
۴۴	عبد السبحان ولد احمد صاحب	"	"
۴۵	شیخ محمد الدین صاحب	"	"
۴۶	حبیب اللہ صاحب جوہامیوری	بج براڑہ	"
۴۷	غلام رسول صاحب	"	"
۴۸	محمد یوسف شاہ دیو صاحب	"	"
۴۹	غلام محمد شاہ دیو صاحب	"	"
۵۰	عبد الاحد صاحب	یاڑی پورہ	"
۵۱	غلام احمد ڈار صاحب	اسلام آباد	"
۵۲	رجب صاحب حجام	"	"
۵۳	غلام محمد ولد خیر اللہ صاحب	مانی گام	"
۵۴	غلام محمد ولد غلام رسول صاحب	شوپیان	"
۵۵	سید باقر علی شاہ صاحب	موضع لادورہ	"
۵۶	اہلیہ صاحبہ "	"	"
۵۷	والدہ صاحبہ "	"	"
۵۸	ہمشیرہ صاحبہ "	"	"
۵۹	سید علی ظفر شاہ صاحب	"	"
۶۰	سید جلال الدین شاہ صاحب "		"
۶۱	ولی محمد صاحب ڈار "	کنج پورہ	"
۶۲	محمد امین صاحب	سرینگر	"
۶۳	مولوی بدر الدین صاحب	"	"
۶۴	حبیب اللہ صاحب	ہندورہ	"
۶۵	جال خاں صاحب	"	"

غریب فنڈ مقروض ہے

ہم نے ایک غریب فنڈ قائم کیا تھا۔ اور دوستوں سے درخواست کی تھی۔ کہ نکاح۔ ولادت۔ ترقی تنخواہ کے موقع پر اپنے غریب بھائیوں کے لئے کچھ رقم اخبار میں بھیج دیا کریں۔ جس سے غریبوں کے نام مفت یا نصف قیمت پر اخبار جاری ہو سکے گا۔ اس فنڈ میں اب تک ۸۰ روپیہ وصول ہوئے ہیں۔ مگر خرچ ۸۸ روپیہ ۸؍ ہو چکا ہے گویا ۸؍ کا غریب فنڈ مقروض ہے کیا مجھے اپنے احباب سے یہی توقع رکھنی چاہیئے تھی۔

۲۔ بابو فضل احمد صاحب نے ایک صاحب کے نام اخبار جاری کرانا چاہا تھا۔ وہ روپیہ وصول ہونے پر کر دیا جائے گا۔

منشی محمد ابراہیم صاحب کربلیان (ہزارہ) نے افریقہ میں احمدیت کی ترقی کی خوشی میں ۸؍ الفضل کے لئے عہ تشحیذ کے لئے بھیجا ہے جزاہ اللہ دوسرے احباب بھی توجہ فرمائیں۔

۳۔ شیخ فضل کریم صاحب مہتمم خانہ عامرہ حیدرآباد دکن کے نام وی پی کیا تھا۔ جس دن وی پی بھیجا اس سے پہلے وہ سات روپیہ کا منی آرڈر کر چکے تھے۔ قیمت ڈبل وصول ہو گئی۔ برادر موصوف نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس سات روپیہ سے کسی ایک یا دو غریبوں کے نام الفضل جاری کر دیا جائے۔
جزاہ اللہ احسن الجزاء

منیجر الفضل قادیان

تین غیر احمدی اشخاص کو الفضل مفت

بیگم صاحبہ خان محمد علی خان آف مالیر کوٹلہ زید مجدھما العالی نے ہمیں اس گرامی نامہ سے ممتاز فرمایا ہے کہ ان کے خرچ پر تین غیر احمدی اشخاص کے نام الفضل مفت جاری کیا جائے درخواستیں ایسے طالبان حق کی بتصدیق سکرٹری یا امیر جماعت احمدیہ آنی چاہئیں احمدی احباب درخواستیں نہ بھیجیں یہ صرف غیر احمدیوں کے لئے ہیں۔

منیجر الفضل قادیان

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

تجرید بُخاری اُردو

"صحیح بُخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کیجاتی ہے مگر امام بخاریؒ نے شہرتِ روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی ناتمام و ناتمام حدیثیں بھی درج کردی ہیں۔ پھر عن فلاں و عن فلاں کی ترتیب نے کتاب کو اور بھی طویل کردیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہوجاتی ہے۔ الحمد للہ ۸۹۳ھ میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت بخاریؒ کی تمام متصل مستند حدیثوں کو یکجا کرکے اُن میں سے بھی ہر ایک مضمون کی صرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی۔ کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے چنانچہ علمائے عرب و شام نے اسکی سندیں عطا فرمائیں اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اُردو ترجمہ اعلیٰ ڈمئی کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ جو عاشقان کلام رسول مقبول صلعم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ حجم سوا پانسو صفحے کتاب مجلد قیمت پانچ روپے محصولڈاک ۸/ درخواستیں بہت جلد مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور متصل کٹڑہ ولی شاہ کے نام آنی چاہیئں

ریلوے نوٹس

ڈائیننگ کار (کھانے کی گاڑی) جوکہ اس وقت ۴۔ ڈون اور ۳۔ اَپ بمبئی میل کے ساتھ لاہور اور فیروزپور کے درمیان جاری ہے۔ معًا اس اشتہار کی تاریخ اشاعت سے ۸۶۔ ڈون اور ۸۵۔ اَپ بمبئی میل کے ساتھ منتقل ہوکر لاہور اور امرتسر کے درمیان ۱۵ اکتوبر کی شام تک جاری رہیگی۔ اور ۱۶ اکتوبر سے ۱۵ اپریل تک یہ کار (کھانے کی گاڑی) پھر ۴۔ ڈون اور ۳۔ اَپ بمبئی میل کے ساتھ منتقل ہوکر لاہور اور فیروزپور کے درمیان جاری رہیگی +

دی۔ ایچ۔ بوتھ

ٹریفک منیجر این ڈبلیو آر (لاہور)

اعجازی پریس ۲۴

یہ نو ایجاد پریس نہایت عمدہ ہے۔ اسمیں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں۔ جو دیگر دستی پریسوں میں نہیں۔ گرمی سردی میں یکساں کام دیتا ہے۔ بڑی آسانی سے ایک نوعمر بھی چھپائی کا کام کرسکتا ہے۔ ایک کاپی لگاکر پچاس ساٹھ کاغذ بہت شستہ اور اعلیٰ چھپ جاتے ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشتہارات اور چٹھیاں چھاپنا چاہیں۔ یہ پریس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ بازار میں پرچے چھاپنے والوں اور تاجروں اور تبلیغ کرنیکے شائقوں کو بھی چاہیئے کہ یہ پریس خریدکر اپنے پاس رکھیں اور ہفتہ وار جب چاہیں مضمون لکھکر چھاپکر شائع کریں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہوگا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے کارڈ سائز تین روپے۔ لیٹر سائز صہ نوٹ پیپر سائز معہ فلس کیپ سائز للعہ سیاہی فی شیشی ایک تولہ ۸/

محمد عالم مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان

دانتوں کا پوڈر

مسوڑوں کی سوجن۔ دانت کا درد منہ کا بدذائقہ ہونا۔ منہ سے پانی آنا۔ سب امراض دور ہوجاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی کلاں ۸/ خورد ۴/ علاوہ محصولڈاک وغیرہ

تریاق الامراض

یہ وہی تیر بہدف دوائی ہے جس کا عجیب عجیب نام رکھکر لوگوں کی جیبیں خالی کی جاتی ہیں۔ اگر دنیا میں ایمان داری کی قدر ہے۔ تو میں وہی دوائی قریب قریب اصل لاگت پر دیتا ہوں + اس کے چند قطرے درد معدہ موسمی بخار۔ دردسر۔ پھنسی پھوڑہ وغیرہ کا حکمی علاج ہیں۔ قیمت فی شیشی کلاں صرف ایک روپیہ خورد ۸/

ملنے کا پتہ

سردار سراج الدین احمد

قادیان۔ پنجاب

احباب اس کو ایک مرتبہ ضرور پڑھیں
چودھویں صدی کی ایجاد بیاد گار حضرت نور الدین رضی اللہ عنہ
ھو الشافی
اکسیر اور مجرب نسخہ
تریاق زندگی
پچاس بیماریوں کا ایک ہی نسخہ کے ذریعہ علاج
فیہ شفاء للناس
عرصہ دراز کی تلاش کے بعد مجھے یہ نسخہ ملا جو سر سے پاؤں تک کے امراض کیلئے یکساں مفید اور زود اثر ہے اور حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اول کا مجوزہ و مجربہ ہے۔ میں نے اس نسخہ کو تیار کر کے اولاً اپنے اہل و عیال اور اپنی ذات پر استعمال کیا تو اعجازی اثر پایا پھر دیگر احباب کو استعمال کرایا جن میں سے بخوف طوالت صرف چند ایک کی شہادتوں کا خلاصہ درج کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ ان متعدد مشاہدہ اور شہادتوں پر بھی اگر کوئی شخص بدظنی سے کام لیکر اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہے تو یہ اسکی قسمت۔ ورنہ مذکورہ بالا امراض کی ہر گھر میں وقت بیوقت شکایت ہو جاتی ہے بعض جگہ یا بعض وقت کوئی معالج قریب نہیں ہوتے تو تھوڑی سی تکلیف سے بہت بڑی مصیبت کا سامنا دیکھنا پڑتا ہے اسلئے سخت تکلیف اور کثیر اخراجات سے بچنے کے لئے اگر کوئی یار و مددگار ہے تو یہی تریاق زندگی سفر و حضر میں جبکہ کوئی تیمار دار یا رشتہ دار پاس نہیں جو دوائی مہیا کر سکے اس اکیلے وقت کی مونس و غمخوار ہے تو یہی تریاق زندگی پس اس کی قدر کرو اور ایکمرتبہ منگا کر آزماؤ اور تریاق زندگی کے کرشمے دیکھو۔ بغرض اشتہار عام کچھ عرصہ کیلئے اس کی قیمت رعایتی بہ تفصیل ذیل رکھی گئی ہے :-
شیشی کلاں دو روپیہ آٹھ آنہ۔ خورد ایک روپیہ۔ چار عدد بڑی شیشی یکجا کیلئے محصولڈاک معاف ہوگا۔ ہر گھر میں اسکی ایک ایک شیشی ضرور موجود رہے۔ ھدایات استعمال شیشی کے ساتھ ارسال ہونگی۔
ملنے کا پتہ کتاب گھر۔ قادیان
ست سلاجیت مشہور و معروف مقوی اعضائے رئیسہ جسے براہ راست کشمیر سے منگائی ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ ر

ہندوستان کی خبریں

ریاست ٹونک اور اخبار زمیندار و سیاست ریاست ٹونک میں اخبار زمیندار اور سیاست لاہور کا داخلہ ریاست کی طرف سے بند کر دیا گیا ہے۔

سکھوں نے عدم تعاون کا رزولیوشن پاس کر دیا ۲۰ اگست کی شام کو امرتسر میں گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا ایک اجلاس ہوا جس میں بہت سے مشہور سکھ اصحاب شامل تھے۔ کمیٹی نے رزولیوشن پاس کیا کہ یہ کمیٹی تمام سرکاری کونسلوں کے سکھ ممبروں کو سکھ دھرم اور گوردواروں کی آزادی کے کام کے لئے حکم دیتی ہے کہ وہ اپنے گوردوارہ سدھار کے مقصد کو مدنظر رکھکر کونسل کی ممبریاں چھوڑ دیں سردار بہادر مہتاب سنگھ نے کونسل کی ممبری ترک کر دی۔

سر ٹامس ہالینڈ کا استعفےٰ شملہ- ۲۹ اگست ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سر ٹامس ہالینڈ ممبر انتظامی کونسل وائسرائے ہند انچارج محکمہ سامان جنگ نے چند روز ہوئے وائسرائے کے سامنے اپنا استعفےٰ رکھدیا تھا۔

مسٹر گاندھی اور تلک سوراجیہ فنڈ ہمعصر لیڈر تلک سوراج فنڈ پر نکتہ چینی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ جو روپیہ جمع کیا گیا ہے اس کے باقاعدہ حساب اور خرچ کی ذمہ داری مسٹر گاندھی پر عائد ہوتی ہے۔ مفصل حساب شائع ہونا چاہیئے۔ کہ مختلف صوبجات سے اب تک کس قدر روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ اور کن اغراض کے لئے جمع کیا گیا ہے۔ کس حد تک ان میں صرف ہوگا۔

نواح کلکتہ میں مگرمچھوں کی کثرت کلکتہ کے قریب بالی گنج میں جہاں لوگ رہتے ہیں۔ مگرمچھوں کی کثرت نے بہت سنسنی پیدا کر دی ہے۔ ایک مگرمچھ تو دس فٹ لمبا دیکھا گیا۔

خلافت کمیٹی رنگون کی نازک حالت رنگون کے کئی کارکنان خلافت نے اخبارات میں اعلان کیا ہے کہ مقامی خلافت کمیٹی کے قیام کے وقت سے رنگون کے باشندے عدم اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں۔ کیونکہ ممبران کمیٹی نے پبلک روپے کو نہایت فضول و ناجائز طریق پر استعمال کیا ہے۔ نیز قابل اعتراض قراردادیں منظور کر رہے ہیں اور سچے محبان وطن کے خلاف جھوٹے خط لکھ کر قومی کارکنوں کے مقصد کو تباہ کر رہے ہیں۔ افسوس اور نوے ممبروں نے استعفےٰ دیدئے۔ تنخواہ دار اپنے فائدے کیلئے کمیٹی میں موجود ہیں۔

الہ آباد خلافت کمیٹی کے دفتر کی تلاشی الہ آباد خلافت کمیٹی کے دفتر کی پولیس سب انسپکٹر نے تین سپاہیوں کی معیت میں لٹریچر ضبط کرنے کی غرض سے تلاشی لی۔

اکالیوں کی سازش طشت از بام ہو گئی لاہور- ۳۰ اگست- سی- آئی- ڈی- نے اکالی سکھوں کی ایک سازش کا پتہ چلایا ہے جس کا مقصد برٹش گورنمنٹ کو الٹ دینا اور چند یوروپین اور غیر یوروپین سرکاری عہدے داروں اور دیگر اشخاص کا قتل کرنا تھا۔ بعض اشخاص وعدہ معافی سے سرکاری گواہ بن گئے ہیں۔ خاص مجسٹریٹ سماعت کے لئے مقرر کیا جائے گا۔

رالی برادران کی طرف سے تردید رالی برادران نے گورنمنٹ ہند کو اس افواہ کی تردید کرنے کا اختیار دیدیا ہے جو پنجاب میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہ اس کمپنی نے ہندوستان سے گندم اور آٹا یونانی فوج کو بہم پہنچانے کا ٹھیکہ کیا ہے یا کر رہی ہے۔

امدادی دوکانوں کیلئے بلاسود قرضہ شملہ- ۳۰ اگست پنجاب گورنمنٹ ایک سکیم تیار کر رہی ہے جس کی رو سے ضرورت مند میونسپل کمیٹیوں کو بلاسود قرضہ اس غرض کے لئے دیا جائیگا۔ کہ وہ غریبوں کو سستی قیمت پر اناج مہیا کرنے کے لئے امدادی دوکانیں کھولیں۔ ۰۰ ہزار روپیہ امرتسر میونسپل کمیٹی کو اس مطلب کے لئے دیا جانا تجویز ہوا۔

پنشنوں میں اضافہ الہ آباد ۲۸ اگست حکومت ہند نے اولڈ فنڈ پنشنروں کی پنشنوں میں حال ہی میں اضافہ کیا ہے۔ ان فنڈوں میں بنگال۔ بمبئی۔ مدراس ملٹری پنشن فنڈ بنگال کے فوجی یتامیٰ کا فنڈ۔ مدراس کا میڈیکل فنڈ۔ انڈین نیوی فنڈ۔ اور لارڈ کلائیو فنڈ بھی شامل ہیں۔ گورنمنٹ مزید غور کر رہی ہے۔ کہ ان ہندوستانی سپاہیوں کی پنشنوں میں بھی اضافہ کرے۔ جو ماقبل جنگ کے قواعد کے ماتحت تھوڑی پنشن لے رہے ہیں۔

آٹے اور اناج کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کا اعلان شملہ- ۲۳ اگست ۱۹۳۱ء سوائے اس معمولی خریداری کے جو فوج کو آٹے یا میدے کی بہم رسانی کیلئے کی جاتی ہے جو ہندوستان میں یا جس کا انحصار ہندوستان پر ہے گورنمنٹ باہر بھیجنے کے لئے یا کسی دوسرے مطلب کے لئے نہ گندم خرید رہی ہے۔ نہ خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

مسٹر شوکت علی کے ارادے مسٹر شوکت علی نے اپنے احمد آباد وغیرہ کے دورے میں اثناء لیکچر میں کہا کہ اگر گورنمنٹ ہندوستانی لیڈران سے کوئی سمجھوتہ کرنے پر آمادہ نہ ہوئی۔ تو سالانہ اجلاس کانگرس منعقدہ احمد آباد میں اس کے متعلق آخری اور قطعی فیصلہ کیا جائیگا۔ اور ملک کی تاریخ میں نیا ورق الٹیگا

مہرولی میں گولی چل گئی ۲۵ اگست مہرولی میں جب کہ بہت سے دہلوی تفریح طبع کے لئے گئے ہوئے تھے۔ مسلمان خاندانوں میں آپس میں فساد ہو گیا۔ ایک پارٹی کے پاس گولیاں تھیں جس سے انہوں نے دوسری پارٹی پر وار کیا۔ کئی زخمی ہوئے اور کئی قریب بہ مرگ ہیں۔ دو آدمی مر چکے ہیں۔

مقدمہ ننکانہ صاحب مقدمہ قتل ننکانہ صاحب جسکی سماعت ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کی گئی تھی۔ وہ یکم ستمبر سے پھر شروع ہو گئی ہے۔ ملزمان کی طرف سے مسٹر بیون پٹمیل نے تقریر صفائی کرنی شروع کر دی ہے۔

صوبجات متحدہ میں ہیضہ الہ آباد- ۳۰ اگست صوبجات متحدہ میں ہیضہ سے ہفتہ وار اموات کی میزان ۱۶ ہزار سے زیادہ ہے۔

بمبئی میں آسٹریلیا کی گندم کی خریداری شملہ- یکم ستمبر گورنمنٹ پنجاب کو معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کے کارخانوں نے آسٹریلیا کی گندم خریدنی شروع کر دی ہے۔ آسٹریلیا کی گندم کا پہلا جہاز جس میں ۶ ہزار ۶ سو ٹن گندم ہوگی ۲۵ ستمبر کو بمبئی پہنچے گا۔

دہلی میں سوداگروں کے دیوالے دہلی یکم ستمبر گذشتہ دو ہفتوں میں کئی سوداگروں کے دیوالے نکل گئے ہیں۔ اس تباہی کا موجب ملک کی موجودہ پولیٹیکل

عالت اور شرح تبادلہ کو قرار دیا جاتا ہے۔

رشوت ستانی کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی شملہ۔ یکم ستمبر گورنمنٹ پنجاب نے رشوت ستانی اور اس کے انسداد کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے ایک کمیٹی زیر صدارت مسٹر کنگ فنانشل کمشنر مقرر کی ہے۔ جسکے چار ممبر ہونگے جو ہندوستانی ہیں۔ اس کمیٹی کے سامنے جو شہادتیں پیش ہوں گی ان کی بنا پر کسی ملزم پر نہ تو رشوت ستانی کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا نہ محکمانہ کارروائی کیجائیگی۔

پریس ایکٹ کے متعلق گورنمنٹ کی کارروائی لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس زیر صدارت مسٹر وائٹ منعقد ہوا۔ پریس ایکٹ کے متعلق کمیٹی نے جو سفارشیں کی ہیں۔ ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ایک مسودہ قانون اسمبلی کے موجودہ اجلاسوں میں پیش کیا جائیگا۔ اگر گورنمنٹ نے تشدد آمیز قوانین کے متعلق بھی کمیٹی کی کل یا کچھ سفارشیں منظور کرلیں۔ تو اس بارے میں بھی گورنمنٹ کی طرف سے ایک مسودہ قانون پیش کیا جائیگا۔

لیڈروں کے خلاف مقدمات ایک خاص برقی پیام وزیر ہند کے اس اعلان کا اعادہ کرتا ہے۔ کہ ہندوستان کی عام خطرناک حالت اور خاصکر جنوبی ہند کے حالات انڈیا آفس میں تشویش پھیلا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند وزیر ہند کے مشورے سے بڑے بڑے لیڈروں کے خلاف فوری کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

موپلوں کے امام کی گرفتاری کالی کٹ۔ یکم ستمبر علی مسالیر کو جو موپلوں کا لیڈر ہے اسکو مع اور تیس اشخاص کے گرفتار کرلیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ خفیف جرائم کے ملزموں کے مقدمات کی سماعت سرسری ہوگی۔

موپلوں کی ایک تعداد نے اطاعت قبول کرلی شملہ۔ یکم ستمبر سرکاری خبر ہے کہ موپلوں کی ایک تعداد نے اپنے آپ کو فوجی حکام کے حوالے کردیا ہے۔

سرکاری فوج اور موپلوں کے درمیان دو گھنٹہ تک سخت جنگ شملہ ۲۸؍اگست سرکاری اعلان۔ مالابار کا ڈپٹی کمشنر رپورٹ کرتا ہے۔ ۲۰؍ ماہ حال کو دن کے گیارہ بجے باغیوں کی ایک

غیر ممالک کی خبریں

امریکہ اور جرمنی کا اتحاد برلن ۲۵؍اگست ریاستہائے متحدہ اور جرمنی کے درمیان صلحنامہ پر دستخط ہوگئے اور امریکہ اور آسٹریا کا عہدنامہ بھی طرفین نے منظور کرلیا مگر وہ ابتک خفیہ ہے۔

سن فینوں کی جنگی تیاریاں لنڈن۔ ۲۶؍اگست (بذریعہ خاص تار برائے سٹیٹسمین) سن فینوں کی فوج جنگ کے لئے پورے طور پر تیاریاں کررہی ہے۔ کلدار توپیں اور رائفل پہاڑیوں میں چھپائے جارہے ہیں۔ اور وہاں ان چوری سے لیجائے ہوئے اسلحہ کی مدد سے رات دن قواعد کرائی جارہی ہے ذمہ وار حلقوں میں اب اسکا اندیشہ کیا جاتا ہے۔ کہ جنگ بالکل یقینی ہے آئرلینڈ کے لارڈ لفٹننٹ نے اسکی پوری تیاریاں کی ہیں کہ اچانک حملہ نہ ہونے پائے۔

آئرلینڈ کا برطانی شرائط سے انکار لنڈن۔ ۲۶؍اگست مسٹر ڈی ویلیرا صدر جمہوریہ آئرلینڈ کا جواب موصول ہوگیا ہے۔ جسمیں لکھا ہے کہ جمہوریہ آئرلینڈ کی پارلیمنٹ بالاتفاق آپ کی حکومت کی شرائط مسترد کرتی ہے۔ مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم نے ڈی ویلیرا کو لکھا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے جو شرطیں پیش کی ہیں وہ انتہائی ہیں۔ جو کچھ میرے اختیار میں تھا۔ میں کرچکا۔ اب نامہ و پیام جاری رکھنا ناممکن ہے

یونانیوں کی پسپائی قسطنطنیہ۔ ۲۵؍اگست کمالیوں کا ایک اعلان مجریہ ۱۴؍اگست مظہر ہے۔ کہ مغربی محاذ پر زبردست یونانی دستے پیش قدمی کررہے ہیں۔ مگر افیوم کاراحصار پر یونانی ترکوں کے جارحانہ حملہ کی تاب نہ لاکر اسلافار کی جانب پسپا ہورہے ہیں۔

یونانیوں کی شکست لنڈن۔ ۲۷؍اگست ایشیائے کوچک کے جنگ کے متعلق متضاد بیانات شائع ہورہے ہیں۔ قسطنطنیہ کا پیغام مظہر ہے کہ یونانیوں کو ایک وسیع محاذ پر گارڈیم کے مقام پر شکست ہوئی ہے اور کہ ترکوں نے بلجیک اور یئی پر قبضہ کرلیا ہے۔

مفرور یونانیوں کا تعاقب پیرس۔ ۲۸؍اگست۔ قسطنطنیہ کے ایک تار میں اسمد کے کمانڈر کا مجریہ اعلان درج ہے جس میں مذکور ہے کہ اگنی شہر کے علاقہ میں پانچ روز کی جنگ کے بعد یونانیوں کو پسپائی نصیب ہوئی۔ اور وہ عسکی شہر کی جانب ہٹ گئے۔ اور انکا تعاقب ہورہا ہے۔

تیل کے چشموں میں آتشزدگی جمہوریت آذربائیجان کے صوبہ سرخانہ کے تیل کے چشموں میں آگ لگ گئی۔

روس میں زبردست ہیضہ ہلسنگفرس کا ایک تار مظہر ہے کہ روس کے سرکاری اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ... ہزار آدمی جنوری ۱۹۲۱ء سے لے کے اسوقت تک ہیضہ کے ہاتھوں ہلاک ہوئے ہیں۔

سپین کے فوجی عملے کی خودکشی سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ جب مراکو کی موجودہ بغاوت میں جنرل سلوسٹری کی فوج پسپا ہوتے ہوتے تباہ ہوگئی تو جنرل مذکور نے اپنے عملے کے افسروں کو بلایا اور کہا کہ اب ہمارے لئے اپنا آخری فرض ادا کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اسنے اپنا پستول نکال لیا۔ اور افسروں نے اس کا منشاء سمجھ کر پستول نکال لئے انہوں نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا اور پھر خودکشی کرلی

بھڑ کے کاٹنے سے موت لندن میں مقیم ڈنمارک وزیر ایم گریوں کوپ کیسٹیولڈ بھڑ کے کاٹنے سے فوت ہوگیا

جرمنی میں انقلاب کا خطرہ برلن۔ ۳۰؍اگست۔ گورنمنٹ جرمنی نے اپنے ایک اعلان میں ظاہر کیا ہے کہ ملک میں بعض عناصر ایسے ہیں جو موجودہ نظام کو الٹنے کی کوشش میں ہیں۔ گورنمنٹ ان عناصر کی مخالفت مضبوط ہاتھوں اور کامل سختی کے ساتھ کریگی۔

نجد کا سلطان لندن۔ ۳۰؍اگست سر پری کاکس نے گورنمنٹ برطانیہ کو اطلاع دی تھی کہ نجد کے سرداروں اور معززین کی کانفرنس نے امیر ابن سعود کو سلطان نجد تسلیم کرلیا ہے۔ اور اسکو انتخاب پر مبارکباد دی ہے ✣

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)